NC
www.novelsclubb.com
خمیازہ
سیدہ رئیسہ مصطفیٰ
: novelsclubb
:read with laiba
03257121842

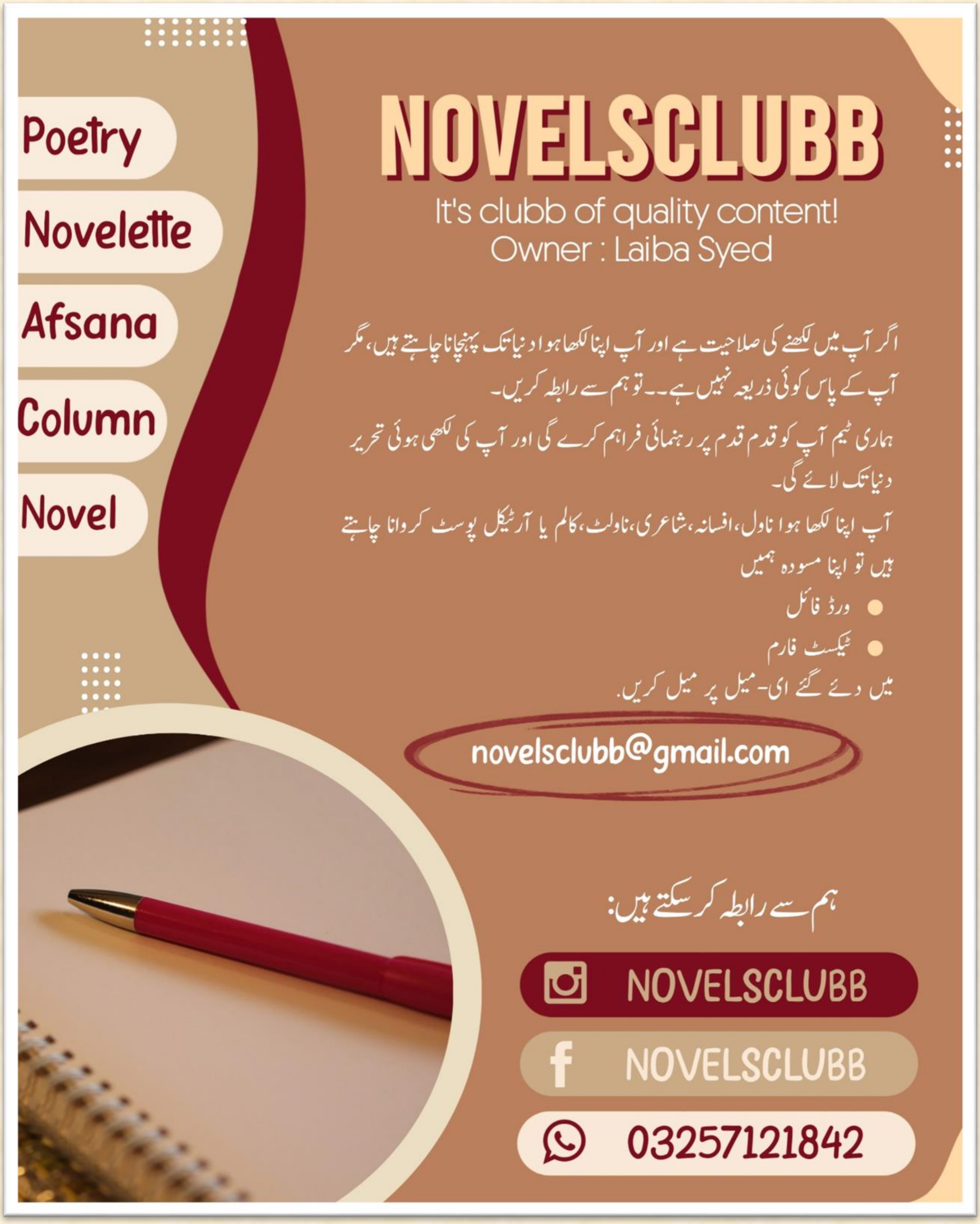
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر
آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر
دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے
ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

خمیازہ

از قلم

سیدہ رئیسہ مصطفیٰ

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

خمیازہ

پیش لفظ

اسلامُ علیکم !

یہ میرا پہلا ناول ہے۔میں نے کبھی بھی ناول لکھنے کے بارے میں نہیں سوچا لیکن میں اپنی چھوٹی نند سے انسپائر ہو کر لکھ رہی ہوں امید کرتی ہوں کے آپ میرے ساتھ اس سفر میں شامل ہونگے۔

خمیازہ کا مطلب ہے retribution یا پھر punishment اپنی کیے گناہوں کا بدلہ چکنا۔

ہم

اپنی زندگی میں بہت سے ایسی غلطیاں کرتے ہیں کے انکا بدلہ ہم ساری عمر اتارتے رہتے ہیں لیکن پھر بھی حساب پورا نہیں ہو پاتا۔خاندانوں کی لڑائیاں صرف تباہی لاتی ہیں۔ایک نسل گناہ کرتی ہے اور باقی آنی والی ساری نسلیں اسکا خمیازہ بھگتتی ہیں۔ایسا ہی کچھ ہماری کہانی میں ہے خاندانوں کی لڑائی کب نسلیں تباہ کر دیں ہماری بڑے بزرگ نہیں سوچ پاتے اور جو لوگ ان خمیازوں کو سروائیو کر جاتے ہیں وہ بھی ایسے نہیں رہ جاتے جیسے ان بدلوں کی آگ میں جلنے سے پہلے ہوتے ہیں۔

سید ابتسام رضا، زرلشت سکندر، اذہان شاہ، سیدہ آیت زہرا اور کہانی کے باقی کردار بھی ایسی چکی میں پستے نظر آئینگے جسکو عام زبان میں خمیازہ کہتے۔

~بسم اللہ~

قسط نمبر ا

~مجھے کچھ اور کہنا تھا~

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ سنتا تو میں کہتا، مجھے کچھ اور کہنا تھا

وہ پل بھر کو رک جاتا، مجھے کچھ اور کہنا تھا

کمائی زندگی بھر کی، اسی کے نام کر دی

مجھے کچھ اور کرنا تھا، مجھے کچھ اور کہنا تھا

کہاں اس نے سنی میری، سنی بھی ان سنی کر دی

اسے معلوم تھا اتنا، مجھے کچھ اور کہنا تھا

میرے دل میں جو ڈر آیا، کوئی مجھ میں بھی ڈر آیا

وہیں ایک رابطہ ٹوٹا، مجھے کچھ اور کہنا تھا

رواں تھا پیار نس نس میں، بہت قربت تھی آپس میں

اسے کچھ اور سننا تھا، مجھے کچھ اور کہنا تھا

غلط فہمی نے باتوں کو بڑھا ڈالا یونہی ورنہ

کہا کچھ تھا، وہ کچھ سمجھا، مجھے کچھ اور کہنا تھا

شہر ننکانہ صاحب ۱۸ جنوری ۲۰۲۴،

ہیپی برتھڈے ٹو یو۔۔۔ہیپی برتھڈے ڈیئر آیت،ہیپی برتھڈے ٹو یو۔۔اٹھئیں دیکھیں میں کیا

لیکر آیا آپکے لئے ابتسام نے بہت آہستہ سا اسکی کان کے قریب کہا۔

اف! اتنی صبح صبح ایک آوازار لیکن شیرینی جیسی آواز ابتسام کے کانوں میں گھل گئی۔

میڈم اب آپ میری ہونے والی بیوی ہیں تو اب آپکو برتھڈے والے دن صبح صبح ہی اٹھنا پڑے گا

تاکے سید ابتسام رضا اپکا دن حسین بنا سکے۔

وہ یکدم ڈر کر اٹھی اور بہت آہستہ سے بولی آپ میرے کمرے میں کیا کر رہے ہیں؟ اگر کسی نے دیکھ لیا تو؟ آپکو کیا ہو گیا ہے؟

یہ آپ میرا نام کیوں نہیں لیتیں؟ آپ آپ ہی کہتی رہتیں ہیں ایسے کرتے ہیں کے میں اپنا نام بدل لیتا ہوں ابتسام کی بجائے "آپ" رکھ لیتا ہوں۔

وہ ہلکا سا مسکرائی اسکی مسکراہٹ دلفریب تھی اور اسکی دونوں گالوں میں ہلکا سا گاڑھا پڑتا تھا۔

پھر یک دم اس کو خیال آیا تو اس نے پھر پوچھا کے آپ کیا کر رہے ہیں یہاں؟ اماں کو پتہ چلا تو میری کلاس ہو جائے گی۔

ایک تو آپ ڈرتی بہت ہیں اب ڈرنا چھوڑ دیں میں بی جان سے اجازت لیکے آیا ہوں آپکے کمرے میں اب اگر سوال وجواب ہو گئے ہوں تو آپ اپنے آس پاس دیکھیں گی؟

یک دم آیت کو احساس ہوا کے کمرے میں گلابوں اور ٹیولپ کی بھینی بھینی خوشبو پھیلی تھی اور ساتھ اس خوشبو میں ناشتے کی بھی مہک شامل تھی۔

ابتسام نے پردے ہٹا دیئے اور دیوار نما کھڑکی جو کے باغ میں کھلتی تھی اس سے اندر آتی روشنی نے کمرے کو روشن کر دیا۔

اب لائٹس جلانے کی بھی ضرورت نہیں تھی کھڑکی کی سامنے والی دیوار پے خوبصورت چینیوٹی نقش و نگار والی خوبصورت کرسیاں پڑیں تھی جنکا رنگ کریم تھا جنکی ایک طرف گلدان تھا اور دوسری طرف کمرے کا دروازہ تھا۔

دروازے کے سامنے والی دیوار کے آگے round bed رکھا تھا جو خاص آیت نے اپنے لئے لاہور سے بنوایا تھا۔

اس پر سلک کی کریم کلر کی بیڈ شیٹ بچھی تھی اور ہم رنگ کمفرٹر اس نے اوپر کر رکھا تھا۔

بیڈ کے سامنے والی دیوار پر LED لگی تھی وہ اس اور نیچے English roll arm کے صوفہ پڑا تھا جسکا رنگ ہلکا براؤن تھا۔

Overall اگر اس کے کمرے کو دیکھا جائے تو وہ براؤن اور کریم کلر کا ایک نہایت نفیس کمبینیشن والا بہت خصورت کمرہ تھا۔

اگر حال میں واپس آؤ تو کمرہ پورا کا پورا پھولوں سے بھرا تھا پینک ٹیولپ لال گلاب پورے کمرے میں بھرے تھے۔

بہت بڑے بڑے گلدستے کسی ڈیکوریشن پیس کی طرح اس کے کمرے میں سجائے گئے تھے۔

اسکی بیڈ کی دوسری طرف اس کا ناشتہ رکھا تھا French toast اور scrambled eggs ساتھ ایپل جوس اور strawberries رکھیں تھیں۔

ابتسام نے ایک بار پھر اسے ہیپی برتھڈے کہا تو تو اسکا طلسم ٹوٹا اور اس نے لال پڑتی گالوں کے ساتھ ابتسام کو دیکھا اسکی آنکھوں کا رنگ شہد جیسا تھا۔

اسکے لمبے بھورے بال کمر تک آتے تھے اور سفید گلابی رنگت اسے مزید حسین بناتی تھی۔

اس نے تشکّر بھری نگاہوں سے اسکو دیکھا تھینک یو سوچ آج سے پہلے میری کوئی صبح اتنی حسین نہیں ھوئی۔

My Pleasure My Lady! اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ابتسام کی آنکھیں سیاہ رنگ کی تھی اور ان آنکھوں پر سیاہ بال بہت جچتے تھے۔

اب آپ اٹھیے فریش ہو کر ناشتہ کریں پھر تیار ہو جایئے سب آپکا انتظار کر رہے ہیں۔ یہ کہ کر وہ کمرے سے باہر چلا گیا آیت اس کے جانے کے بعد کچھ دیر پھولوں کو دیکھتی رہی پھر اٹھی اور فریش ہونے چلی گئی۔

...

ابتسام بہت بارعب شخصیت کا مالک تھا۔ آخر وہ سید عالمگیر شاہ کا بڑا بیٹا جو تھا۔

اسکا قد کاٹھ سب اس کے بابا سے ملتا تھا۔ وہ ایک باوقار شخصیت کا مالک تھا اور پورا گاؤں اس سے ڈرتا تھا۔

اگر ایک بار اسکو غصہ آجاتا تو وہ کچھ سوچے سمجھے بغیر وہ کرتا جو اس وقت اس کا دماغ اسکو کرنے کو کہتا بیشک وہ کسی کا قتل ہی کیوں نا ہو۔

ابتسام کا رشتہ اسکی پھوپھو اور اسکی چچا کی بیٹی آیت سے بچپن میں ہی ہو گیا تھا۔ سید خاندانوں میں یہ رواج ہے کے وہ اپنے بچوں کے رشتے غیر سیدوں میں نہیں کرتے اور رشتے بچپن میں ہی کر دیے جاتے ہیں۔ لیکن ابتسام کے ساتھ کوئی زور زبردستی نہیں کی گئی تھی کیونکہ وہ سب کا لاڈلا تھا گھر کا پہلا پوتا تھا تو اسکے دادا سید ذوالفقار علی کچھ بھی اسکی مرضی کے بنا نہیں کرتے تھے۔ پھر اتنا تو اس پر بھی فرض تھا کے وہ دادا کی بات نا ٹالتا۔

پچھلے چند سالوں سے وہ آیت کو اپنی بیوی کے طور پر ہی دیکھتا تھا آیت بہت معصوم اور کام گو لڑکی تھی اسکا مزاج بہت دھیما تھا۔ سب کا کہنا تھا کے ابتسام کو بس آیت ہی سنبھال سکتی ہے۔

ابتسام کے بابا سید عالمگیر شاہ کو چند سال پہلے فلاج کا اٹیک آیا تھا جس کی وجہ سے وہ آج بھی وہیل چیئر پر تھے۔

ابتسام اور اسکے چچا زیران شاہ بہت اچھے دوست تھے۔ وہ اپنے چچا کو زیران کہ کر ہی بلاتا تھا۔ انکی عمر میں بس چند سالوں کا فرق تھا زیران شاہ ۳۵ برس کے تھے اور ابتسام ۲۸ برس کا۔

بچپن سے لیکے اب تک وہ ہمیشہ بھائیوں کی طرح رہے تھے۔

لیکن بابا جان سب فیصلے پھر بھی سعید عالمگیر شاہ کے بعد اب سعید ابتسام رضا سے ہی کرواتے تھے وہ کہتے تھے کے میرا یہ پوتا میرے جانے کے بعد مجھ جیسا بنے گا اور میرا نام زندہ رکھے گا۔

زیران شاہ کو زیادہ اس بات سے فرق نہیں پڑتا تھا بابا جان جسکو چاہتے اپنی گدی دیتے اور زیران نے کبھی کوشش بھی نہیں کی تھی اس گدی کو حاصل کرنی کی۔

وہ اس خاندانی جھمیلوں سے تھک گئے تھے اب وہ ان سب چیزوں سے دور رہتے تھے۔

اس لیے بابا جان ان سے خفا تھے۔

...

آیت کی سالگرہ کی تیاری زور و شور پر تھی وہ انکے خاندان کی اکلوتی بیٹی تھی اسی لئے وہ کچھ زیادہ ہی لاڈلی تھی۔

ہر چیز براؤن اور کریم کلر سے سجائی گئی تھی کیونکہ یہ اس کے پسندیدہ رنگ تھے۔

بیلوں بھی ان ہی دو رنگوں کے آصف پورے دو دن بازار میں ڈھونڈھنے کے بعد لایا تھا۔

آیت نے براؤن کلر کا فراک پہنا تھا ہاتھوں میں سونے کی انگوٹھیاں پہنی تھیں۔

جن میں سے ایک ابتسام نے اس کو اسکو گریجویشن ہونے پر گفٹ دی تھی۔

کریم کلر کا دوپٹہ گلے میں تھا اور بال کرل ہوئے تھے اسکی بھورے رنگ کے بال بھورے فراک پر بہت حسین لگ رہے تھے۔

ابتسام اسکی قریب سے گزرتا گزرتا رکا اور ایک ستائشی نگاہ اس پر ڈالی اور پھر آگے بڑھ گیا۔

وہ پھر گھر کے عقبی حصے کی طرف بڑھی کیوں کے سب گھر والے وہاں موجود تھے اور کیک بھی وہیں پر کاٹنا تھا۔

کیک ٹیبل پر سجا پڑا تھا براؤن رنگ کا two tier کیک جس پر سفید رنگ کے گلاب اور اور baby birth لگے تھے وہ بہت نفیس کیک تھا۔

بابا جان نے آیت کو آواز دی۔

آیت بیٹا آؤ اور کیک کٹ کروتا کے ہم سب آپکو گفٹ دے سکیں۔

وہ ہنستی ھوئی آگے آئی اور کیک کے قریب کھڑی ہوگئی۔

اس سے پہلے کے وہ کیک کٹ کرتی آصف بھاگتا ہوا آیا اور ابتسام کان میں کچھ بتایا۔

باباجان گردیزیوں نے زمینوں پر حملہ کردیا ہے۔ابتسام نے ذوالفقار علی کو اونچی آواز میں آگاہ کیا۔

انکی اتنی جرات کیسی پڑی؟انکی طیش بھری آواز پر آیت نے انکی بازو تھامی۔

کیونکہ اب باباجان کی عمر ہوگئی تھی زیادہ غصّہ انکی صحت کے لئے اچھا نہیں تھا۔

آصف گاڑیاں نکلواؤ۔سرخ پڑتی آنکھوں کے ساتھ ابتسام نے حکم دیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

میاں نواں شاہ حویلی سے بیس منٹ کی ڈرائیو پر تھا۔بخاریوں کی حویلی میاں نواں میں بھی تھی لیکن وقت جس تیزی سے بڑھ رہا تھا سب نے شہروں کا رخ کرلیا تھا۔لیکن کچھ لوگوں کے خون سے کبھی گاؤں نہیں نکلتا۔

وہ سارا راستہ گاؤں کی حویلی کے ایک ملازم سے رابطے میں تھا۔گردیزی اب حویلی کا رخ کرنے والے تھے۔

اس سے پہلے کے جلتی مشعل کوئی حویلی پر پھینکتا سید ابتسام رضا اپنی سیاہ شال اپنے کندھے پر درست کرتا گاڑی سے اترا اور ہوا میں فائر کیا اور پھر اگلے دس منٹ تک فضا میں فائر نگ کی آواز آتی رہی۔

تم حرام خوروں کی جرات کیسے ھوئی میری زمین میں قدم رکھنے کی! ایک زوردار آواز کے ساتھ ابتسام دھاڑا۔ کچھ دیر کے لئے وہاں سکوت چھا گیا۔

ان میں سے سید سکندر گردیزی آگے بڑھے۔

سید ابتسام رضا تمھارے آدمی نے میرے ایک آدمی جو کے انجانے میں تمھارے علاقے میں داخل ہو گیا تھا اس کو بے رحمی سے مار دیا۔

پہلے اپنے آدمیوں سے پوچھو کے انکی جرات کیسے ھوئی؟

میرے آدمیوں سے پوچھنا میرا کام ہے تمہارا نہیں سکندر گردیزی۔ اگر کوئی ہمارے علاقے میں میری اجازت کے بغیر داخل ہو گا تو اس کا انجام یہی ہو گا تم نے میری زمینوں اور میری حویلی میں قدم کیسے رکھا؟ ابتسام شاہ کا غصّہ کسی طور کم ہونے کو نا تھا۔

پہلے تمہارے آدمیوں نے آغاز کیا ہم بھی گردیزی ہیں ہمنے کوئی چوڑیاں پہن رکھیں ہیں؟ سکندر گردیزی طنز سے بولے۔

سکندر گردیزی تمہارا کوئی آدمی ہماری زمین میں گھسے گا وہ بھی میری اجازت کے بغیر تو ہم ہاتھ پے ہاتھ رکھ کے بیٹھے رہینگے۔ اس لئے اب اگر تم چاہتے ہو کے یہاں سے تم لوگ اتنے ہی جاو جتنے آئے تھے تو مجھسے معافی مانگو میری بنا اجازت کے میرے علاقے میں آنے کی۔ ابتسام نے ٹھنڈے لہجے میں کہا۔

ایک قہقہ فضا میں بلند ہوا۔ معافی اور میں۔ سکندر گردیزی ابھی تمہارے علاقے سے بنا معافی مانگے نکلے گا۔

انہوں نے اپنے آدمیوں کو چلنے کا اشارہ کیا۔

ان کا مقصد پورا ہو چکا تھا وہ بس یہاں بہاریوں کو تنگ کرنے آئے تھے۔

جب گردیزیوں کے سب آدمی آگے کی طرف بڑھنے لگے اور گاڑیوں میں بیٹھنے ہی لگے تھے تو سید ابتسام رضا کی آواز فضا میں گونجی۔

اب تم میرے علاقے میں میری اجازت کے بغیر آنے کا نتیجہ دیکھو گے۔

فائر! ابتسام شاہ نے اونچی آواز میں کہا تو چھت پے گھات لگائے بیٹھے ابتسام کے آدمی چوکنا ہوئے اور نیچے بھی کھڑے تمام آدمیوں نے فائرنگ کرنا شروع کردی چاند پل کے لئے گردیزیوں کو سمجھ نہیں لگی کے فائرنگ حویلی کی چھت سے بھی ہو رہی ہے۔

لیکن جب وہ کچھ سنبھلے تو انہوں نے جوابی فرجنگ کی ابتسام کے آدمی اسکو کور دینے کے لئے اس کے آگے آگئے۔

ابتسام شاہ چہرے پے اطمینان بھری مسکراہٹ لے کے مڑا اور حویلی کی جانب رخ کیا۔

پیچھے فضا میں گولیوں کی آوازیں تھیں۔

گردیزیوں کے بہت آدمی اس یک دم حملے کی وجہ سے زخمی ہو گئے تھے جب کے بخاریوں کے بس چند آدمیوں کو ہی گولیاں لگیں تھیں جن میں آصف بھی شامل تھا۔

اس کی بازو پے ایک فائر لگا تھا لیکن وہ پھر بھی ان پر فائرنگ کر رہا تھا۔

اس فائرنگ میں ایک گولی سکندر گردیزی کی بازو میں لگی جس کے بعد گردیزیوں کے آدمیوں نے سکندر گردیزی کو کور دیتے ہوئے بولٹ پروف گاڑی میں بٹھایا۔اور وہاں سے روانہ کر دیا۔

پھر اگلے کچھ پلوں میں باقی سب آدمی بھی گاڑیوں میں بیٹھے اور میاں نواں سے نکل گئے۔

وہ زمین چند پل میں جنگ کا میدان بن گئی تھی۔

حویلی کے سامنے گردیزیوں اور بخاریوں کے آدمی زخمی پڑے تھے کچھ موقعے پے دم توڑ گئے تھے۔

مقابلہ ختم ہونے کے بعد ابتسام نے حکم دیا کے بخاریون کے آدمیوں کو ہاسپٹل لے جایا جائے اور گردیزیوں کے آدمیوں کو گاڑی میں ڈال کے گردیزویوں کے حویلی کے آگے پھینک کے آیا جائے تاکے ہم ان کے سامنے اپنی فتح کا اعلان کر سکیں۔

حکم کی تکمیل کی گئی۔

آصف ابتسام کی گاڑی میں تھا اور ابتسام مسلسل اس سے یہ دریافت کر رہا تھا کے گردیزیوں کے کتنے آدمی زخمی ہوئے۔

تب ہی آصف نے بتایا کے ان زخمی ہونے والوں میں ایک سکندر گردیزی کا بڑا بیٹا اسماعیل گردیزی بھی تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

...

اس واقع کے بعد کچھ دن پر سکون گزرے اور پھر ۴ فروری ۲۰۲۴ آئی۔

آج کا دن آیت کے لیے بہت خاص تھا کیوں کے آج اس کا اور ابتسام کا نکاح تھا۔

آیت اپنے کمرے میں قداور آئینے کے سامنے بیٹھی تیار ہو رہی تھی۔

اذہان شاہ اس کے پاس بیٹھا تھا۔

آیت آپی کیا ہے یار مجھے باہر مردوں میں جانے دیں۔اس نے بہت کمزور سے گزارش کی۔

اذہان اگر میری کوئی چھوٹی بہن ہوتی تو میں اس کو اپنے پاس بٹھاتی لیکن اب تم ہی ہو۔اس نے ہنستے ہوئے کہا۔

آپی مجھے لڑکیوں والی چیزوں کی سمجھ نہیں ہے۔اس نے ایک بار پھر کہا۔

کچھ نہیں ہوتا بس تم میرے پاس بیٹھے رہو۔اس نے پیار سے کہا۔

اب میں آپکو منع بھی نہیں کر سکتا۔اذہان نے سر جھکا کے کہا۔

اذہان شاہ ابتسام کا چھوٹا بھائی تھا۔اس کا بچپن سے ہی آیت سے بہت پیار تھا دونوں ساتھ کھیلتے تھے۔ساتھ کھاتے تھے۔بچپن میں تو ساتھ سوتے تھے۔

اذہان ابتسام سے بہت ڈرتا تھا۔اس لئے ان دونوں کی کوئی خاص دوستی نہیں تھی۔

فطین شاہ کمرے میں داخل ہوئے اور اپنی بیٹی کو دیکھ کر ٹھٹک گئے۔

اس نے ٹی پینک کلر کا کامدار فراک پہن رکھا تھا اس کے اوپر پستا چیو کلر کا دوپٹہ سر پے کیا ہوا تھا۔ بازو میں ٹی پینک کلر کی پوٹلی بندھی تھی۔

گلے میں کندن کا سیٹ پہنا تھا اور ایک نفیس کا جُھمّر اور ٹکہ بالوں میں سجایا ہوا تھا۔

فراک پر گولڈن سلور اور پستا چیو کلر کا کام ہوا تھا۔

پستا چیو ڈوپٹے پر سلور ستاری کا کام تھا۔

وہ لاہور کے بہت فیمس ڈیزائنر کا جوڑا تھا۔

چہرے پر ہلکا ہلکا میک اپ ہوا تھا۔

آنکھوں کے پلاؤں میں سفید پینسل لگی تھی۔

وہ بلاشبہ بہت بہت حسین لگ رہی تھی۔اگر کوئی ایک بار اس کو دیکھتا تو اس کی نظر بھٹکنا بھول جاتی تھی۔

ناولز کلب
Clubb Quality Content

فطین شاہ اس کے قریب آئے۔وہ اپنے ابو کے احترام میں کھڑی ہو گئی۔

وہ ان کے سینے سے لگی۔بتائیں ابو میں کیسی لگ رہی ہوں۔اس نے خوشگوار لہجے میں پوچھا۔

میری بیٹی تو شہزادی لگ رہی ہے۔انہوں نے اس کے ماتھے پے بوسہ دیتے ہوئے کہا۔

میرا دل رکھنے کے لئے تو نہیں کہ رہے ؟اس نے شرارتی انداز میں پوچھا۔

ماں باپ کو بیٹیاں ہمیشہ شہزادیاں لگتیں ہیں۔انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

میں کچھ دیر میں آپکو لینے آؤنگا۔وہ کہ کر باہر نکل گئے۔

...

ابتسام اپنے کمرے میں تیار ہو رہا تھا۔

اس نے پرل وائٹ رنگ کی شلوار قمیض پر پرل وائٹ کلر کی فوئل پینی ورک والی شیروانی پہن رکھی تھی اس پر پستا چیو کلر کی پینی والی شال کر رکھی تھی۔

پرل وائٹ کلر اس کی کو چج رہا تھا۔

اس کا شمار بلاشبہ حسین مردوں میں ہوتا تھا۔

میرا بیٹا تو آج شہزادہ لگ رہا ہے۔نساء عالمگیر کمرے میں آتے ہوئے بولی۔

پھر بھی اپنی امّاں سے تو پیارا نہیں لگ سکتا۔ابتسام نے انکے گلے لگتے ہوئے کہا۔

انہوں نے ابتسام کا ماتھا چوما۔اللہ تمہے بخت لگائے۔تمہاری آنے والی زندگی بہت اچھی کرے۔

میری جان کبھی بھی آیت کے ساتھ برا سلوک نا کرنا کبھی تمہے اس سے شکایت ہو جو کے میں جانتی ہوں کے آیت کبھی تمہے شکایت کا موقع نہیں دیگی لیکن اگر پھر بھی کچھ ایسا ہو تو یہ سوچ کر

اس کی بات کو در گزر کر دینا کے تمھاری بی جان نے تمھے بہت لاڈ سے پالا ہیں انکو تم پے بہت مان ہے۔انہوں نے بہت پیار وہارے لہجے میں بیٹے کو سمجھایا۔

جی اماں آپکا بیٹا کبھی آپکا سر نیچا نہیں کرے گا !

ابتسام، بھابھی باہر باباجان آپ دونوں کا انتظار کر رہے ہیں۔صفیہ بیگھم کمرے میں داخل ھوئی۔

انہوں نے ابتسام کا صدقہ دیا۔ماشااللہ میرا بیٹا بہت پیارا لگ رہا ہے۔

جی بی جان ہم آرہے ہیں۔ابتسام نے ان سے پیار لیتے ہوئے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

...

ابتسام اس کو یونیورسٹی سے پک کرنے گیا تھا۔

اور پچھلے آدھے گھنٹے سے باہر بیٹھا اس کا انتظار کر رہا تھا۔

ہیلو آیت میڈم ! آپ کہاں رہ گئیں ہیں ؟۔ جیسے ہی آیت نے کال اٹھائی تو ابتسام نے کہا۔

جی جی میں بس آ رہی ہوں۔ میری ایک دوست نے میری ایک اسائنمنٹ خراب کردی تھی۔ بس وہی ٹھیک کر رہی تھی آج اس کی لاسٹ ڈیٹ تھی۔ اس نے کال بند کرتے ہوئے کہا۔

شکر ہے آپ باہر آئیں۔ اس نے آیت کو دیکھتے ساتھ کہا۔

اف آپ اتنے ڈرامیٹک کیوں ہیں ابتسام؟ اس نے ہنستے ہوئے بولی۔

ایسا میں آپ کے علاوہ کسی اور کے ساتھ نہیں ہوں۔ اس نے جتاتے ہوئے کہا۔

آپکی زندگی میں مجھ جتنا پیارا کوئی اور انسان ہے بھی تو نہیں۔ آیت نے اتراتے ہوئے کہا۔

بیشک بیشک! بالکل ایسا ہی ہے۔ ابتسام سر جھکاتے ہوئے بولا۔

شادی کے بعد بھی آپ ایسے ہی رہیں گے؟ آیت نے بہت آہستہ آواز میں پوچھا۔

مجھ پر کوئی شک ہے؟ اس کے سوال کے آگے سے ابتسام نے سوال کردیا۔

نہیں لیکن میری دوستیں کہتیں ہیں کے آپ بدل جائیں گے شادی کے بعد۔ اس نے نظریں جھکا لیں۔

چلو پھر ایسا کرو تم اپنی دوستوں سے شادی کرلو وہ تو نی بدلینگی شادی کے بعد۔ اس نے اپنی ہنسی روکے ہوئے سنجیدہ ہو کے جواب دیا۔

آیت کو یک دم ہنسی آگئی۔

آپ کبھی سیریس نہیں ہو سکتے ؟اس نے ہنسی روکتے ہوئے بولی۔

باہر ڈیرے پر بھی سیریس رہتا ہوں اگر آپکے ساتھ بھی سیریس رہنا ہے تو ایسا کرتا ہوں آصف سے ہی شادی کرلیتا ہوں۔کیسا آئیڈیا ہے آپ اپنی کسی دوست سے کرلیں وہ بدلے گی نہیں اور میں ہمیشہ پھر سیریس رہوں گا۔اس نے شرارتی انداز میں کہا۔

اوہ خدایا! میں جاؤں۔وہ پیٹ پکڑ کے ہنسنے لگی۔

آپ کہیں نا جائیں یہیں رہیں اور بتائیں بھوک لگی ہے۔اس کے قریب ہوتے ہوئے بولا۔

آیت ہلکا سا مسکرائی۔

مجھے بہت بھوک لگی ہے۔

حکم کریں کیا کھانا ہے !اس نے فوراً پوچھا۔

زنگر برگر اور پیچ آئسڈ ٹی۔اس نے سوچتے ہوئے کہا۔

Your wish my command! وہ گاڑی چلاتے بولا۔

...

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

پورا لان برقی قمقموں سے جگمگا رہا تھا۔ نکاح کے ایونٹ کے لیے لان کو سجایا گیا تھا پوری لان میں گرین اور وائٹ ڈیکور ہوا تھا۔

سٹیج پر بھی سفید پھول اور مروہ کے پھولوں سے سجاوٹ ہوئی تھی۔

بیچ میں کریم کلر کا صوفہ رکھا تھا اور سائڈ پر گرین کلر کے اسٹول پڑے تھے۔

یہ بہت شاہانہ طرز کی تقریب تھی۔

ابتسام رضا نساء عالمگیر کے ساتھ لان کی انٹرنس سے انٹر ہوا۔

وہ بلاشبہ بہت اچھا لگ رہا تھا۔ جو لڑکی اس کی طرف نظر اٹھاتی نظر ہٹانا بھول جاتی تھی۔ اور آج تو وہ بہت ہینڈسم لگ رہا تھا۔

وہ خاندان کے خوبرو نوجوانوں میں سے تھا۔ اس کے خواب خاندان کی آدھے سے زائدہ لڑکیاں دیکھتی تھی۔

لیکن آج سب کے خواب خواب ہی رہ جانے تھے۔

وہ سب کے بیچ میں ریمپ چلتا سٹیج پر آیا اور صوفہ پر بیٹھ گیا۔

پھر فطین شاہ اور اذہان آیت کو لئے انٹرنس پر آئے اور spotlight آیت پر فوکس تھی۔

وہ آج چند کا ٹکڑا لگ رہی تھی۔

اس کاٹی پینک فراکspotlight میں چمک رہا تھا۔

وہ ریمپ پر چلتی ابتسام کو دیکھ رہی تھی تو ایک منظر اسکی آنکھوں کے آگے آیا۔

آپ اب رُو کیوں رہی ہیں ؟ابتسام نے اسے روتا دیکھ تھک کر پوچھا۔

سکینہ کی ڈیتھ ہو گی ہے وہ بہت بیمار تھی۔اس کی امی بہت رُو رہیں تھی۔

ابتسام نے چندپل سمجھنے کی کوشش کی کے سکینہ کون تھی۔جب اسے سمجھ آئی کے سکینہ کون تھی تو وہ قہقہ لگا کے ہنس دیا۔

پھر اس نے آیت کی سخت نظریں اپنے آپ پر محسوس کیں تو اپنی ہنسی روک لی۔

ہاں جی تو آپکو ہنسی کس لیے آ رہی ؟۔اس نے معصومہ انداز میں کہا۔وہ مسلسل پچھلے ادھے گھنٹے سے رُو رہی تھی۔

سوری !ابتسام نے فوراً سے اپنی غلطی محسوس کرتے ہوئے کہا۔

آیت نے رُخ پھیر لیا۔

سکینہ اس کے من پسند ڈرامہ کی ہیر وئین تھی۔

اچھا نا سوری میں اپنی غلطی مان تو رہا ہوں۔اس نے اس کو منانے کی کوشش کی۔

جب مجھے بھی کچھ ہو جائے گا تب بھی آپ ایسے ہی ہنسیے گا۔اس نے خفا ہوتے ہوئے کہا۔

Clubb of Quality Content!

آیت! اس نے غصّے سے اس کا نام لیا۔

کتنی دفعہ منا کیا ہے ایسی باتیں کرنے سے۔ اس سخت لہجے میں کہا۔

وہ چندپل اسے دیکھتی رہی پھر رخ موڑ لیا۔

اچھا مجھے لگتا ہے کے آپ ناراض ہو گئیں ہیں۔ کچھ دیر بعد ابتسام نے سوال کیا۔

کوئی جواب نا پا کر وہ دوبارہ بولا۔ اوہ تو اب سمجھ آئی کے آپ کیوں ناراض ہوئیں ہیں۔

نہیں نہیں میں نہیں ہنسوں گا بلکہ میں آپکو کچھ ہونے ہی نہیں دونگا۔ اس نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

وعدہ کرینگے؟ اس نے رخ موڑے بغیر کہا۔

آپکو مجھ پر اخر اتنا شک کیوں ہے؟ ابتسام نے تجسّس سے پوچھا۔

آپ اتنے ہینڈ سم ہیں لڑکیاں آپ پر مرتی ہیں اگر کبھی آپ کسی لڑکی پے مر مٹے تو؟ اس نے ابتسام کو تنگ کرنے کے لئے یہ بات کہی تھی۔

اوہ۔۔! یہ تو کام خراب ہو گیا۔ پھر آپکا کیا ہو گا یہ تو میں نے سوچا ہی نہیں۔ اس نے سوچنے کے انداز میں کہا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

یعنی آپ نے یہ نہیں کہا کے آیت مجھے تم سے خوبصورت کوئی نہیں لگتی میں صرف تم پے مروں مٹوں گا۔اس نے خفا ہوتے ہوئے کہا۔

یہ تو ایک الگ ٹوپک ہے۔ہاں ایک آئیڈیا ہے۔ابتسام نے جوش سے کہا۔

کیا؟آیت نے پوچھا۔

جو میں نے آپ کو پہلے بتایا تھا آپ اپنی کسی دوست سے شادی کرلیں میں آصف سے کرلیتا ہوں۔اس نے ہنستے ہوئے کہا۔

ابتسام۔۔۔!میں جا رہی ہوں آپ مجھے تنگ کرتے رہتے ہیں۔کبھی سیریس نہیں ہوتے۔اس نے اٹھتے ہوئے کہا۔

تو دیا تو ہے آئیڈیا کے میں آصف سے شادی کرونگا تو وعدہ کرتا ہوں سیریس رہوں گا۔اس نے پیچھے سے ہنستے ہوئے اونچی آواز میں کہا۔

اچھا جائیں کرلیں۔اس نے پیچھے مڑے بغیر بولی۔

وہ پیچھے سے مسکرایا۔

اب وہ جانتا تھا کے آیت اس سے خفا ہو گی ہے۔

تو اب اسکو اسے ہنسانے کے لئے کچھ کرنا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ابتسام کی آواز کانوں میں پڑی تو منظر ہوا میں تحلیل ہوا۔ وہ یقین نہیں کر پا رہے تھی کے جس نکاح کے خواب وہ بچپن سے دیکھتی تھی آج وہ حقیقت بننے والا ہے۔

وہ آج سیدہ آیت زہرا سے سیدہ آیت ابتسام رضا ہونے والی تھی۔

ابتسام نے ہاتھ بڑھایا۔ آیت نے ہاتھ آگے بڑھایا اور اس کے ہاتھ میں دے دیا۔

اس نے ہاتھ مہندی سے بھرے سے تھے۔ اس کو مہندی بہت پسند تھی۔

علامہ صاحب نکاح پڑھا رہے تھے۔

آیت اپنے ہاتھوں کو دیکھ رہی تھی تو اسکی نظر اسکی بریسلٹ پر پڑی تو اسی شام کا منظر اس کی آنکھوں کے آگے آیا۔

وہ لان میں بیٹھی چائے پی رہی تھی۔

جب واپس کمرے میں آئی تو کمرے میں بیڈ پر کریم

کلر کی بیڈ شیٹ پر پینک ٹیولپ کا گلدستہ رکھا تھا۔

ساتھ جیلورز کی ایک ڈبی پڑی تھی۔

اس میں ایک ییلو ڈائمنڈ والا بریسلٹ رکھا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جس کی ترتیب ایسے تھی کے ایک ڈراپ کٹ ییلو ڈائمنڈ پھر ایک چھوٹا اسکوائر کٹ وائٹ ڈائمنڈ اور پھر ایک ڈراپ کٹ ییلو ڈائمنڈ اور پھر چھوٹا اسکوائر کٹ وائٹ ڈائمنڈ اور وہ ڈائمنڈز سونے میں جڑے تھے۔

ساتھ ایک نوٹ رکھا تھا۔

میں ابھی آپ سے یہ نہیں کہ سکتا کے میں آپ سے محبت کرتا ہوں لیکن جس دن آپ میری منکوحہ بن جائینگی اس دن سب سے پہلے آپکو یہی کہونگا۔تب تک کے لئے سوری فرام یور ابتسام

!

وہ مسکراتی ھوئی بیڈ پر بیٹھ گی۔

اور جس دن میں آپکی منکوحہ بن گئی اس دن آپکو بتاؤنگی کہ آپ میری زندگی سب سے حسین حصہ ہیں۔اس نے نوٹ کے الٹی طرف لکھا۔پھر نوٹ اپنے سائڈ ٹیبل میں رکھ کر وہ بریسلٹ دیکھنے لگی۔

کیا آپکو یہ نکاح قبول ہے؟ وہ منظر ہوا میں تحلیل ہوا اور علامہ صاحب ابتسام سے رضامندی لے رہی تھے۔

قبول ہے! ابتسام نے آیت کو قبول کر لیا تھا۔

اب وہ آیت سے پوچھ رہے تھے اور آیت نے بھی قبول ہے کہا تھا۔

وہ دونوں اب ایک دوسرے کے زندگی کے ساتھی تھی۔

اب ان دونوں کو ہر اتار چڑھاؤ میں ساتھ رہنا تھا۔

وہ ایک دوسرے کا لباس بن گئے تھے۔

ابتسام نے آیت کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

سیدہ آیت ابتسام رضا میں آپ سے بہت محبت کرتا ہوں اور ہمیشہ کرتا رہونگا۔

اور ہاں ایک اور بات مجھے آپ سے حسین اب اس دنیا میں کوئی نہیں لگے گی یہ میرا آپ سے وعدہ! ابتسام نے اس کے کان میں سرگوشی کی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

...

ابھی اس سے پہلے کے آیت ابتسام سے کچھ کہتی۔

آصف بھاگتا ہوا باغ کے زنانہ حصے میں آیا اور آ کر ابتسام اور سید ذوالفقار علی اور سید فطین شاہ کو اطلاع دی کے گردیزیوں نے حویلی کا گھیراو کر لیا ہے۔

اور اس کے بتاتے ہی بتاتے ہوا میں فائرنگ شروع ہو گئی۔

بخاریوں کے آدمیوں نے گردیزیوں پر جوابی حملہ

کیا لیکن وہ تعداد میں زائدہ تھے۔

آیت نے گھبراتے ہوئے ابتسام کی طرف دیکھا۔ابتسام بھی آیت کے پاس کھڑا ہو کر جوابی فائرنگ کر رہا تھا۔

لیکن وہ آیت سے دور نہیں جا رہا تھا۔کیونکہ وہ آیت کو اکیلا چھوڑنے سے ڈر رہا تھا۔

ایک ہاتھ سے اس نے آیت کا ہاتھ تھام رکھا تھا اور دوسرے ہاتھ سے وہ فائرنگ کر رہا تھا۔

اس کا نشانہ بہت اچھا تھا۔اس کی گولیوں سے گردیزیوں کے کتنے آدمی زخمی ہوئے۔

ان میں سے بخاریوں کے آدمیوں کو فائر مارتے حسن گردیزی آگے نکلے۔اور ابتسام کے سینے کا نشانہ باندھا۔

ابتسام دوسری طرف فائرنگ کر رہا تھا۔

آیت ابتسام کے بائیں طرف بیٹھی تھی اور اس نے اس کا ہاتھ زور سے تھاما ہوا تھا۔کوئی بھی اپنی جگہ سے نہیں ہلا تھا کیوں کہ جب دشمنیاں نسل در نسل چلینگی تو مائیں بھی بلند حوصلہ ہو نگی۔

حسن گردیزی ابتسام کے بائیں طرف سے نشانہ بند کے کھڑا تھا اس سے پہلے کے وہ گولی چلاتا

آصف نے حسن گردیزی کو دیکھا اور پھر اس کا نشانہ دیکھا۔

آصف نے بھاگتے ہوئے حسن گردیزی کو دائیں طرف دھکا دیا اور گولی پسٹول سے نکال کر سیدھا

آیت کے سینے میں پیوست ھوئی۔

ابتسام نے آیت کے سینے کی طرف دیکھا اور پسٹول سے نکلنے والی اگلی گولی ابتسام کی پشت میں لگی

کیوں کے تب تک وہ اس کے آگے آچکا تھا۔

آیت آنکھیں کھلی رکھنا۔اس نے اونچی آواز میں کہا۔

وہ اپنی تکلیف بھول گیا تھا وہ بھول گیا تھا کے اس کی کمر میں بھی گولی لگی تھی اسے نظر آرہی تھی تو

وہ آیت کی سینے کی تکلیف تھی۔

وہ اس وقت اس کو اس تکلیف سے نکالنے کے لئے اپنی جان بھی دے سکتا تھا۔

آصف گاڑی لاؤ اس نے چیختے ہوئے کہا۔

باباجان حسن گردیزی کی بازو میں فائر مار چکے تھے تو وہ اپنی جان بچاتے بھاگ گئے تھے۔

وہاں اب ایک سکوت چھا گیا تھا۔

بی جان آگے نہیں بڑھ پائیں تھین کے وہ اپنی اکلوتی بیٹی کو ایسے دیکھ پاتی یہ ممکن نہیں تھا۔

Clubb of Quality Content

بابا جان بی جان کے پاس ہی بیٹھ گئے تھے کیوں کے ان کے بوڑھے وجود میں آیت کے زخمی جسم کو دیکھنے کی ہمت نہیں تھی۔

باقی سب سٹیج پر بھاگے تھے اور آیت کے پاس تھے۔

آیت کی آنکھیں ابھی کھلی تھی وہ اپنی شہد رنگ کی آنکھوں سے بس ابتسام کو دیکھ رہی تھی جو اس کو اپنے بازوئوں میں بھرے بیٹھا تھا۔

اپنے زخم کو نظر انداز کر کے وہ اس کو سنبھالے بیٹھا تھا۔

آیت میں تمھے کچھ نہیں ہونے دونگا۔ابتسام نے آہستہ آواز میں کہا۔

آیت نے ہمیشہ خواہش کی تھی کے ابتسام اس کو تم کہ کے بلائے اور وہ ہمیشہ کہتا تھا سہی وقت انے پر میں آپکو تم کہوں گا۔

آج وہ اسے تم کہ رہا تھا۔یعنی وہ سہی وقت آگیا تھا۔

اس نے نگاہ بھر کے ابتسام کو دیکھا اور اس کو نگاہوں میں قید کر لینا چاہا۔

ابتسام !اس نے بہت آہستہ سا کہا۔

گولی اس کے دل پر نہیں لگی تھی۔اس لئے اس کو موقع ملا تھا۔

ہاں ہاں ہاں ! وہ بیچارگی سے بولا۔

Clubb of Quality Content

آصف گاڑی لے کے آگیا۔اس نے آیت کو گود میں اٹھایااور گاڑی کی طرف بھاگا۔

اس نے ایک بار پھر ٹوٹی آواز میں ابتسام کو پکارا۔

آیت ! تم ٹھیک ہو جاؤ ہم بہت باتیں کریں گے ساری باتیں جو رہ گئیں۔

وہ اسے گاڑی میں لیکے بیٹھ گیا۔ فرنٹ سیٹ پر فطین شاہ بیٹھ گئے۔

دوسری گاڑی میں بابا جان، بی جان، نساء عالمگیر اور اذہان بیٹھے تھے اور زیران شاہ گاڑی ڈرائیو کر رہے تھے۔

ابتسام ! آپ۔۔۔ وہ لمبے لمبے سانس لینے کی کوشش کر رہی تھی اس کی انکھیں بند ہو رہیں تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

آیت انکھیں مت بند کرنا۔

آیت نے پھر کچھ کہنے کی کوشش کی۔

آپ۔۔۔کی گود۔۔۔میں سر رکھ۔۔۔۔کر بہت سکون آرہا ہے۔

میں بہت خوش نصیب ہوں کے میں نے جس انسان کو چاہا اسکو پالیا۔

وہ اٹک اٹک کر بول پا رہی تھی۔

اور پھر آیت کی سانسوں کی ڈور ٹوٹ گی۔

اسکی شہد رنگ کی آنکھیں جو ابتسام کو تک رہن تھین وہ بند ہو گئیں۔

آنکھیں بند ھوئی تو آنسو آنکھوں سے نکل کر

کانوں تک گئے۔

ابتسام چیخا۔آیت آنکھیں کھولو وہ دیوانہ وار اسے اٹھانے کی کوشش کر رہا تھا۔

آیت آنکھیں کھولو ورنا میرا دل بند ہو جائیگا۔آیت۔۔۔۔۔ایک بے بس سی کوشش۔

...

کبھی ہم میں تم میں بھی چاہ تھی،

کبھی ہم سے تم سے بھی راہ تھی

کبھی ہم بھی تم تھے آشنا،

تمہے یاد ہو کہ نا یاد ہو۔

جنازہ گاہ سے واپس آکے سب اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے۔

نالز کلب
Clubb of Quality Content

ابتسام بھی اپنے کمرے میں آگیا۔اس کمرے میں جہاں بی جان نے آیت کی ہر چیز سلیقے سے جوڑ کرر کھی تھی۔

کیوں کے نکاح کے بعدر خصتی بھی ہو جانی تھی۔

اس کے ڈریسنگ کی ایک سائڈ پر آیت کی چیزیں جڑیں تھین۔وہ کچھ دیران چیزوں کو دیکھتا۔

اس کی آنکھوں کے کونے نم ہو گئے۔

پھر اس نے آنکھوں کے آگے دھندلاہٹ کو پیچھے دھکیلا۔

اور چیئر پر پڑا آیت کے خون سے بھری اپنے نکاح والی شیر وانی کو دیکھا۔

وہ کہتے ہیں نا جس پے بیتے وہی جانتا ہے تکلیف ہے۔

وہ اگر کسی کو بول کر اپنی تکلیف بتاتا تو بھی کوئی بھی اس کی تکلیف نہیں سمجھ سکتا تھا۔

وہ زیران شاہ کے سامنے بھی نہیں رویا تھا۔

انہوں نے بہت کوشش کی تھی کے ابتسام انکے سامنے رُو دے۔

لیکن اس نے تو چپ کا روزہ رکھ لیا تھا۔

نسّا عالمگیر کھانا لیکے اس کے کمرے میں داخل ھوئی۔

کھانا ٹیبل پر رکھ کر وہ واشروم کی طرف بڑھیں۔

ناولز کلب
Clubb Quality Content

انہوں نے وارڈروب سے ایک بلیک ٹ شرٹ اور بلیک کارگو ٹراؤزر نکال کر بیڈ پر رکھا۔

ابتسام اٹھو فریش ہو کے کپڑے بدل لو۔

وہ کل سے اسی شلوار قمیض میں تھا جو اس نے نکاح والے دن پہنی تھی۔

وہ صوفہ پر ڈھے گیا۔

اماں میں اکیلا رہنا چاہتا ہوں۔ وہ آنکھیں بند کر کے بولا۔

ابتسام! وہ کچھ کہنے لگیں تھیں۔

اس نے انھے ٹوکا۔ اماں پلیز۔

وہ خاموشی سے کمرے سے باہر چلیں گئیں۔

پیچھے ابتسام صوفہ پر آنکھیں بند کر کے ٹیک لگا کر لیٹا تھا۔

اس کی آنکھوں کے آگے کل شام کے سارے منظر گھوم رہے تھے۔

بند آنکھوں سے آنسو نکل کر کانوں میں جذب ہو رہے تھے۔

اس کا بس نہیں چل رہا تھا کے وہ ساری دنیا کو ختم کر دے۔

اس کو کسی طور سکون نہیں آ رہا تھا اس کے اندر کا شور ختم نہیں ہو رہا تھا۔

تنگ آ کر وہ اٹھا اور آیت کے کمرے کا رخ کر لیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس نے کمرے میں جا کر لائٹس آن کیں۔

آیت کے کمرے میں اس کا خون میں لپٹا نکاح کا جوڑا لٹک رہا تھا۔

اس نے اس پہ نظر ڈالی اور آنکھیں میچ کر رخ دوسری جانب کر لیا۔

وہ اس کے بیڈ پر جا کر بیٹھ گیا۔

تم کل میری بیوی بن گئی تھی۔اگر تم آج زندہ ہوتی تو میرے کمرے میں میرے ساتھ ہوتی۔

وہ اس کی سائڈ پہ پڑی تصویر کو دیکھ کر کہہ رہا تھا۔

میں آج ہار گیا ہوں آیت۔میں تمہاری حفاظت بھی نہیں کر سکا۔

وہ کسی ٹرانس میں بول رہا تھا۔

تم میرے ساتھ بیٹھی تھی میں نے تمہارا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔لیکن پھر بھی انہوں نے تم پہ گولی چلائی اور تم مجھ سے دور چلی گی۔

میں اللہ سے ناراض ہوں۔جب کے میں جانتا ہوں کے یہ گناہ ہے لیکن میں کیا کروں؟

آیت میں کیا کروں؟مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا۔

اس کا سر درد سے پھٹ رہا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اس نے میڈیسن لینے کے لئے دراز کھولا تو وہی نوٹ پڑا تھا جو ابتسام نے آیت کو ٹیولپ کے گلدستے کے ساتھ دیا تھا۔

اس نے نوٹ دیکھا اور محسوس کیا کہ پیچھے بھی کچھ لکھا ہے۔

تو اس نے نوٹ الٹا کیا۔

وہ آیت کی handwriting تھی۔

اور جس دن میں آپکی منکوحہ بن گئی اس دن آپکو بتاؤں گی کہ آپ میری زندگی سب سے حسین حصہ ہیں۔

ابتسام نے وہ نوٹ پڑھا اور اسکی آنکھوں سے آنسو بہنا شروع ہو گئے اس نے وہ نوٹ واپس سائڈ ٹیبل میں رکھا اور بیڈ پر لیٹ کر چھت کو دیکھنے لگا۔

اب کوئی پین کلر اس کا درد کم نہیں کر سکتی تھی۔

سونے سے پہلے تک اس کا دماغ یہی سوچتا رہا کہ پتہ نہیں آیت اس سے اور کیا کیا کہنا چاہتی تھی۔

پھر اس کو نیند نے آگھیرا اور وہ سو گیا۔

...

Clubb of Quality Content

۱۱ بجے تک جب ابتسام اٹھا نہیں تو زیران شاہ اس کے کمرے میں گیا۔

اسے کمرے میں نا پا کر وہ گھبرایا اور نیچے آ کر گارڈز پوچھا کے ابتسام کہیں گیا ہے۔

لیکن انہوں نے کہا نہیں میاں گھر ہی ہیں۔

سب گھر والے پریشان ہو گئے تھے۔

پھر یکدم اذہان کو خیال آیا تو آیت کے کمرے کی طرف آیا۔

اس کے لیے کمرے میں جانا بہت مشکل تھا۔

اس کمرے سے اس کی اور آیت کی بے شمار یادیں جڑیں تھیں۔

اس نے ہمت کر کے دروازہ کھولا۔

سامنے بیڈ پر ابتسام سو رہا تھا۔

وہ آرام سے اس کے پاس بیٹھ گیا۔

ہلکا سا ہلایا۔ بھائی اُٹھئیں۔

بھائی۔۔ بھائی۔ اس نے ابتسام کے چہرے کو ہاتھ لگایا تو اس کا جسم بخار سے تپ رہا تھا۔

اذہان جلدی سے اٹھ کر لاؤنج میں آیا اور اپنی امی کو بلایا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اماں بھائی آیت آپی کے کمرے میں سو رہے ہیں اور انکو بہت تیز بخار ہے۔

نسّا عالمگیر تیزی سے اُٹھیں اور کمرے کی طرف بڑھیں۔

ابتسام۔۔! میری جان اٹھو۔

اس نے ہلکی سی انکھیں کھولیں اس کی آنکھیں سرخ تھین۔

اٹھو ابتسام۔اپنے ساتھ ایسے مت کرو ہم سب کے بارے میں سوچو ہم سب اب اور کوئی پریشانی نہیں لے سکتے۔تم نے سب کو سنبھالنا ہے۔

اس نے انکھیں کھولیں۔

جی اماں۔

میں ناشتہ بنوا رہی ہوں تم اٹھ کے فریش ہو۔

پھر میں دوائی دونگی وہ لیلینا۔

جی اماں۔

نسّا عالمگیر کمرے سے چلی گئیں۔

آیت سب کو میں سنبھالنا ہے تو مجھے کون سنبھالے گا؟ایک بار پھر وہ آیت سے مخاطب ہوا۔

پھر ہمت کر کے اٹھا اور واشروم چلا گیا۔

Clubb of Quality Content
ناولز کلب

آدھے گھنٹے بعد وہ نیچے آیا اس نے سیاہ سلور قمیض پر سیاہ ہی شال کرر کھی تھی۔

سیاہ لباس سیاہ شال سیاہ آنکھیں سیاہ ہی بال وہ بلاشبہ آج بھی بہت بارعب لگ رہا تھا۔

اس کی آنکھیں سرخ تھی چہرے پر نقاہت واضح تھی لیکن وہ سب کچھ پیچھے رکھ کر اپنے گھر والوں کے لئے دوبارہ سے ہمت کر کے پرانا ابتسام بننے کی کوشش کر رہا تھا۔اس نے ناشتہ کیا دوائی کھائی۔اور پھر بی جان کے کمرے کا رُخ کیا۔بی جان کل سے اپنے کمرے میں بند تھی۔

آیت ان کی اکلوتی بیٹی تھی جو انہے شادی کے ۵ سال بعد بے تحاشا دعاؤں کے بعد ھوئی تھی۔وہ بچپن سے ہی فطین شاہ اور انکی بہت لاڈلی تھی۔

جب سے وہ گی تھی تب سے فطین شاہ اور بی جان اپنے کمرے میں بند تھے۔

وہ بی جان کے پاؤں میں بیٹھ گیا اور پاؤں دبانے لگا۔

بی جان میں آپکا درد سمجھ سکتا ہوں۔

میں آیت کو واپس نہیں لا سکتا لیکن میں آپسے وعدہ کرتا ہوں کے میں اس کا بدلہ لونگا۔بی جان اس کی بات سنی یا نہیں سنی وہ نہیں جانتا تھا لیکن وہ اٹھا انکا ماتھا چوما۔

وہ ابھی جانے ہی والا تھا کے اسے بی جان کی آواز سنائی دی۔

تم بھی تو تکلیف میں ہو کچھ دن آرام کر لو میرے بچے۔

وہ مڑا اور زخمی سا مسکرایا۔

آیت کے ساتھ ہی میری زندگی سے آرام اور سکون بھی چلا گیا تھا۔اور کمرے سے باہر نکل گیا۔

اب اس کی زندگی کا ایک ہی مقصد تھا بدلہ۔

جاری ہے۔

...

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے

نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

www.novelsclubb.com

ہماری ایپ ڈاؤنلوڈ کریں اور رسائی حاصل کریں بے شمار مزے دار ناولوں تک

Download our app

بہترین کوالٹی کی کتب شائع کروانے کے لئے اس نمبر پر رابطہ کریں۔

03257121842

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842